اسلام و علیکم۔ سر میری شادی نکاح جون ۲۰۱۴ میں منعقد پایا۔ ذاتی وجوہات کی وجہ سے مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے میرا ابھی تک ولیمہ نہیں ہو پایا۔ اب میرے پاس وسائل بھی ہیں۔ میرے دو سوال ہیں:

1- ایسی شادی کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے جس میں ولیمہ نہ ہوا ہو؟

2- کیا میں اب ولیمہ کر سکتا ہوں؟ آپ کے جواب کا منتظر ہوں۔

الجامعۃ الاشرفیہ دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا و مسلما

واضح رہے کہ ولیمہ کا کھانا اس کھانے کو کہا جاتا ہے، جو میاں بیوی کے اکٹھا ہونے، یعنی شبِ زفاف کے بعد کھلایا جاتا ہے، لہذا جس دن شادی ہو، اگر اسی دن رخصتی اور خلوت بھی ہو جائے، تو خلوت کے بعد اسی دن ولیمہ کرنے سے عین سنت ادا ہو جائے گی۔ اگر جس دن شادی ہو، اس دن خلوت نہ ہو اور اسی دن ولیمہ کر لیا جائے، تو ایسی صورت میں نفسِ ولیمہ کی سنت تو ادا ہو جائے گی، لیکن ولیمہ کے وقت کی سنت ادا نہیں ہو گی۔ ولیمہ کرنا سنتِ مؤکدہ ہے، اس کا مسنون وقت زفاف کے بعد ہے، جس قدر جلد کیا جائے، اتنا ہی سنت کے قریب ہو گا، حدیث شریف میں شبِ زفاف کے تیسرے دن تک ولیمہ کا ثبوت ملتا ہے، اور سب سے بہتر یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو پہلے دن ولیمہ کا انتظام کیا جائے، اگر پہلے دن ممکن نہ ہو تو دوسرے دن، ورنہ پھر تیسرے دن انتظام کر لیا جائے، تیسرے دن کے بعد ولیمہ کرنا فقط ضیافت شمار ہو گا۔

لہذا صورت مسئولہ میں شادی کرنا تو درست ہوئی البتہ ایک سنت مؤکدہ پر عمل رہ گیا، اگر اب کرنا چاہیں تو وہ ایک ضیافت ہی ہو گی۔

١. كما فى الصحيح البخاري:
وعن أن قال: أولم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بنى بزينب بنت جحش فأشبع الناس خبزاً ولحماً.....
(كتاب التفسير،باب قوله:لا تدخلوا بيوت النبى الخ، ج:٢٦٣/٣، رقم الحديث:٤٧٩٤، دار الكتب العلمية، بيروت)

٢. كما فى البخاري:
حدثنا علي حدثنا سفيان قال حدثني حميد أنه سمع أنسا رضي الله عنه قال سأل النبي صلى الله عليه وسلم عبد الرحمن بن عوف وتزوج امرأة من الأنصار كم أصدقتها قال وزن نواة من ذهب وعن حميد سمعت أنسا قال لما قدموا المدينة نزل المهاجرون على الأنصار فنزل عبد الرحمن بن عوف على سعد بن الربيع فقال أقاسمك مالي وأنزل لك عن إحدى امرأتي قال بارك الله لك في أهلك ومالك فخرج إلى السوق فباع واشترى فأصاب شيئا من أقط وسمن فتزوج فقال النبي صلى الله عليه وسلم أولم ولو بشاة.(كتاب النكاح، باب الوليمة ولو بشاة، رقم الحديث٥١٦٧، دارالكتب العلميه، بيروت)

٣. كما فى اعلاء السنن:

والمنقول من فعل النبي صلى الله عليه وسلم أنها بعد الدخول، كأنه يشير إلى قصة زينب بنت جحش، وقد ترجم عليه البيهقي بعد الدخول، وحديث أنس في هذا الباب صريح في أنها الوليمة بعد الدخول". (باب استحباب الوليمة، ج:١٢/١١، ادارة القرآن)

٤. كذا في مرقاة المفاتيح:

قيل: إنها تكون بعد الدخول، وقيل: عند العقد، وقيل: عندهما. والمختار أنه على قدر حال الزوج.(كتاب النكاح، باب الوليمة، ج٣، ص٤٥٠).والله تعالى اعلم بالصواب

العبد الضعیف

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

١٤٤٢/١٠/١٣

٢٠٢١/٠٥/٢٥

الجامعة الأشرفية دار الإفتاء

الجواب صحیح

١٤٤٢/١٠/١٣

٢٠٢١/٠٥/٢٥

الجواب صحیح